93865 ـ اگر تاخیر سے بیدار ہو اور پانی ٹھنڈا ہو تو کیا تیمم کر لے ؟

سوال

ايك شخص كو رات احتلام ہوا اور صبح جب بيدار ہوا تو ڈيوٹى سے ليٹ ہوگيا اور موسم بھى ٹھنڈا اور بارش والا تھا تو اس نے پاكيزہ مٹى كے ساتھ تيمم كر ليا تو كيا ايسا كرنا اس كے ليے جائز تھا، يہ علم ميں رہے كہ اسے ڈيوٹى سے ليٹ ہونے كے ساتھ ساتھ بيمار اور ہلاك ہونے كا خدشہ تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جسے احتلام ہو اور منى خارج ہو جائے نماز كے ليے اس پرغسل جنابت كرنا واجب ہے، اس كے ليے غسل چھوڑ كر تيمم كرنا جائز نہيں، ليكن اگر اسے پانى نہ ملے، يا پھر پانى كے استعمال ميں اسے ضرر اور نقصان ہونے كا انديشہ ہو تو وہ غسل چھوڑ كر تيمم كر سكتا ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو! جب تم نماز كے ليے كھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور كہنيوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ، اور اگر تم جنابت كى حالت ميں ہو تو غسل كرو، اور اگر تم بيمار ہو يا مسافر، يا تم ميں كوئى شخص قضائے حاجت كر كے آئے، يا تم نے بيوى سے ہم بسترى كى ہو اور تمہيں پانى نہ ملے تو تم پاكيزہ مٹى كے ساتھ تيمم كرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ پر مسح كرو المآئدة (6).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مٹى مسلمان شخص كے وضوء ہے، چاہے اسے دس برس بھى پانى نہ ملے، اور جب اسے پانى ملے تو وہ اللہ سے ڈرے اور پانى كو اپنى جلد پر ڈالے كيونكہ يہ اس كے ليے بہتر ہے "

اسے بزار نے روايت كيا ہے اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (3861) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

تو جو شخص بھى جنابت كى حالت ميں بيدار ہو اور اسے موسم ٹھنڈا ہونے كى بنا پر ضرر اور نقصان پہنچنے كا خدشہ ہو اور وہ پانى گرم كر سكتا ہو تو اس كے ليے ايسا كرنا لازم ہے، چاہے نماز كا وقت بھى نكل جائے؛ كيونكہ سوايا ہوا شخص معذور ہے، اور اس كے حق ميں نماز كا وقت وہى ہے جب وہ بيدار ہوا ہو، تو اس كے ليے نماز ادا كرنى اور نماز كے ليے طہارت و پاكيزگى كى سب شروط پورى كرنى لازم ہيں.

اور اگر اسے پانی گرم کرنے کے لیے کچھ نہ ملے تو اس وقت اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے.

اور ڈیوٹی سے تاخیر ہونے کا خوف کوئی ایسا عذر شمار نہیں ہوتا جس کی بنا پر غسل ترک کر کے اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہوتا ہو.

اور جو شخص بھی بغیر کسی جائز عذر کے تیمم کرے اسے اس تیمم کے ساتھ ادا کردہ نماز دوبارہ ادا کرنی ہوگی، تا کہ وہ بری الذمہ ہوسکے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بہت شدید سردی ہو اور برتن میں پانی جما ہوا ہو اور لوٹے میں برف کی طرح اور انسان کو وضوء کرنا ہو، اور پانی اس پر اثرانداز ہو کر اسے بیمار کر دیتا ہو تو کیا کرنا چاہیے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ایسا ہی ہو جیسا بیان ہوا ہے تو وہ تیمم کر لے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں کوئی شخص قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے بیوی سے ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلو، اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرو .

لیکن اگر اس کے لیے آگ پر پانی گرم کرنا ممکن ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے غسل کرنا واجب ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کا تقوی اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو . انتہی.

واللہ اعلم .